تبصرہ کتب

Sacrilege Versus Civility: Muslim Perspective on the Satanic Verses Affair

(یاوہ گوئی بمقابلہ شائستگی: "شیطانی آیات" کے معاملے میں مسلم نقطۂ نظر)

مرتّبین	: ایم۔ایم۔احسن، اے۔آر۔قدوائی
ناشر	: اسلامک فاؤنڈیشن۔لیسٹر (برطانیہ)
ملنے کا پتہ	: بک پروموٹرز، نصر چیمبرز، ایف۔۷ مرکز، اسلام آباد
صفحات	: ۳۸۳
سال اشاعت	: ۱۹۹۱ء
قیمت	: مجلّد: ۶۶۷ روپے، غیر مجلّد: ۴۵۰ روپے

۲۶ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ہند نژاد مصنّف سلمان رشدی کی رسوائے زمانہ کتاب "دی سٹانک ورسز" (شیطانی آیات) برطانیہ سے شائع ہوئی تو سب سے پہلے اس کے خلاف برطانوی مسلمانوں نے صدائے احتجاج بُلند کی۔ اُنہوں نے کتاب کو اسلام کے خلاف ایک سوقیانہ حملہ قرار دیا اور اسے ضبط کرنے نیز توہین مذہب کے جُرم میں مؤلف کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ برطانیہ سے باہر دُنیائے اسلام کے ایک سرے سے دوسرے تک احتجاج ہوا مگر آزاد خیال برطانوی حکمرانوں نے مسلمانوں کے احتجاج کو سمجھنے کے باوجود کوئی ایسا اقدام نہ کیا جس سے برطانوی مسلمان مطمئن ہوجاتے۔ کتاب مسلسل بِکتی رہی اور مسلمان اپنے نقطۂ نظر کا اظہار تحریر و تقریر کی شکل میں کرتے رہے۔

زیر نظر کتاب — "یاوہ گوئی بمقابلہ شائستگی" — شیطانی آیات پر تبصروں اور آراء کا ایک انتخاب ہے جس سے صورت حال اور اس میں مسلم نقطۂ نظر سامنے آتا ہے۔ کتاب پانچ ابواب، چار ضمیموں اور اس موضوع پر شائع ہونے والی کتب اور مقالات کی فہرست پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں فاضل مرتبین نے "شیطانی آیات" کے معاملے پر گفتگو کی ہے۔ دوسرے باب "سلمان رشدی: شخصیت اور ذہن" کے تحت سلمان رشدی کے افکار کی وضاحت اُس کے اپنے انٹرویو اور تحریر سے کی گئی ہے۔

تیسرا باب برطانوی جرائد میں شائع ہونے والے آٹھ نمائندہ مراسلات پر مشتمل ہے جو سلمان رُشدی کی تائید میں لکھے گئے ہیں۔ چوتھا باب "شائستہ آوازیں" کے عنوان سے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں اکیس آزاد خیال اور سیکولر افراد کا نقطۂ نظر ہے اور دوسرے حصے میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں اور پیروکاروں کے ۱۲ نمائندہ مراسلات ہیں۔ پانچواں باب "مسلم موقف" کے تحت ۳۵ مسلمان زعماء اور اداروں کے نقطۂ نظر پر مشتمل ہے۔ یہ باب کتاب کی جان ہے اور تقریباً دوسو صفحات پر محیط ہے۔

زیر تبصرہ کتاب سے تین باتیں واضح ہو کر سامنے آتی ہیں۔

۱۔ "شیطانی آیات" میں اسلامی شعائر اور شخصیات کی توہین کی گئی ہے۔ انبیاء کرام، صحابہ اور

ازواج مطہرات کی کردار کشی کی گئی ہے۔ نماز اور حج جیسے شعائر پر پھبتیاں کسی گئی ہیں اور قرآن مجید کو شیطانی آیات کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے۔ متعصّب مستشرقین کی پیروی میں حضور اکرم ﷺ کے لیے Mahound کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب "ڈراؤنے اور خوفناک چڑیلوں جیسے اوصاف رکھنے والے" کے ہیں۔ ایک جگہ نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ کو "چوہے" سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مختصر یہ کہ ڈاکٹر شبیر اختر کے الفاظ میں "یہ ناول پڑھ کر اگر کسی مسلمان کے اندر غم و غصہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تو وہ مسلمان ہی نہیں۔"

مبصّرین کی رائے میں، جن میں مسلم ادیب اور دانش ور شامل ہیں، یہ ناول نسل پرستی، ادبی استعماری روایت اور فحش نگاری کے ضمن میں آتا ہے۔ معروف افریقی اسکالر جناب علی مزروعی نے "شیطانی آیات" کا موازنہ ہٹلر کی خود نوشت سے کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس طرح یہودیوں سے ہٹلر کی مخاصمت کو سمجھنے کے لیے اُس کی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے اسی طرح سلمان رُشدی کی بدطینتی کو اِس ناول سے سمجھا جا سکتا ہے۔

۲۔ سلمان رُشدی اور اُس کی ذہنی کیفیات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ فروری ۱۹۹۰ء میں اُس نے اپنے بارے میں لکھا کہ وہ کبھی مسلمان نہیں تھا اور جب گیارہ ماہ بعد اُس نے اسلام قبول کرنے کا دعویٰ کیا تو بھی کتاب کی اشاعت پر پابندی کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ وہ اپنے قارئین سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔

۳۔ اس سارے معاملے میں مغرب اور بالخصوص برطانیہ کے ذرائع ابلاغ بحیثیت مجموعی اپنے تعصبات کے خول سے باہر نہیں آسکے۔ برطانوی حکومت نے مصنّف یا ناشر کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا گو [اُس وقت کی] برطانوی وزیر اعظم مسز تھیچر کے الفاظ میں ناول Offensive تھا۔ وزارت داخلہ کے حکّام نے مسلمانوں کو صبر سے کام لینے کا مشورہ دیا اور ذرائع ابلاغ نے مسلمانوں کے غم و غصہ کو امن و امان کا مسئلہ بنا کر پیش کیا۔ مسلمان اُنھیں ایسے بنیاد پرست دکھائی دینے لگے جو تلواریں سونتے معصوم برطانویوں کا خون بہانے کے درپے ہیں۔

کتاب پر پابندی کا مطالبہ یہ کہہ کر مسترد کر دیا جاتا ہے کہ یہ آزادی اظہار رائے کے مغربی تصوّرات کے خلاف ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ مغربی دُنیا میں کئی کتابوں پر پابندی عائد ہے، کینیڈا میں کم از کم ایسی دس کتابیں ہیں جو نہ وہاں چھاپی جا سکتی ہیں اور نہ ان کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب نہایت محنت اور سلیقہ مندی سے مرتّب کی گئی ہے البتہ چوتھا باب تشنہ سا محسوس ہوتا ہے۔ اگر اس میں مزید اہل قلم کی نمائندگی ہوتی تو زیادہ مناسب تھا۔ اگرچہ مرتبین نے یہ عُذر پیش کیا ہے کہ اُنھیں بعض اداروں سے اُن کی شائع کردہ کتب اور رسائل سے مضامین نقل کرنے کی اجازت نہیں مل سکی۔ تاہم اگر کچھ نئے مضامین لکھوا لیے جاتے یا کم از کم انٹرویو لے لیے جاتے تو مفید ہوتا۔ پانچویں باب میں تکرار کا احساس ہوتا ہے۔

کتاب خوبصورت سرورق کے ساتھ طباعت کے اعلیٰ معیار پر شائع ہوئی ہے اور اسلامک فاؤنڈیشن کے کارپرداز اور مرتّبین اس بروقت کتاب کی اشاعت پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (امتیاز ظفر)